×

192308 ۔ کیا عید کی قربانی کرنے والے کیلئے کسی عذر کی بنا پر قربانی کرنے سے پہلے بال کاٹنا جائز ہے؟

سوال

سوال: میں نیے سوال نمبر: (36567) کا جواب پڑھا ہیے، اور اس جواب کیے آخری پیرمے میں ہیے کہ: "یااسیے کسی زخم کیے علاج کیے لیے بال کٹوانیے کی ضرورت ہوتواس کیے لیے ایسا کرنا جائز ہیے"تو کیا میری حالت بھی اسی کیے ضمن میں آسکی ہیے کہ میری مونچھیں مکمل طور پر نہیں آتیں تھوڑی سی جگہ پر بال قدرتی طور پر نہیں اگتے، جسکی وجہ سے مجھے کافی لوگوں کیے سامنے خفگی اور شرم اٹھانی پڑتی ہے، تو کیا میں اس سے بچنے کیلئے اپنی مونچھیں مکمل طور پر مونڈ سکتا ہوں؟

يسنديده جواب

الحمد للم.

اول:

عید کی قربانی کرنے والے شخص کیلئے اپنے بال ، ناخن، اور جلد کیے کسی حصہ کو کاٹنا اہل علم کے ہاں ایک اختلافی مسئلہ ہے، اور ویب سائٹ پر جس موقف کو اپنایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ: عید کی قربانی کرنے والے کیلئے ناخن، بال، اور جلد کیے کسی حصہ کو کاٹنا منع ہے؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: (جب تم ذو الحجہ کا چاند دیکھ لو، اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، تو وہ اپنے بال اور ناخن مت کاٹے) مسلم: (1977) اور مسلم کی ایک اور روایت کے الفاظ ہیں کہ : (جب عشرہ [ذو الحجہ] شروع ہوجائے ، اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال، اور جلد کے کسی حصہ کو مت کاٹے)

مزید معلومات کیلئے سوال نمبر: (83381) اور سوال نمبر: (36567) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم:

اگر مونچھوں کیے بال نہ مونڈنیے پر بالکل واضح عیب نظر آئے، یا آپکیے کہنے کیے مطابق بال نہ ہونے کی وجہ سے اذیت اور تکلیف بھی ہو، تو –اللہ اعلم۔یہی لگتا ہے کہ اس حال میں عیب زائل کرنے کیلئے بال مونڈنا جائز ہوگا۔

×

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر کوئی ضرورت پڑنے پر بال، ناخن، یا جلد کے کسی حصے کو کاٹ دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، مثلاً: اسے زخم لگ جانے کی وجہ سے اسے تکلیف ہوتی ہو، یا جلد کا اوپر سے چھلکا اتر جائے، جسکی وجہ سے تکلیف ہوتی ہو، اور وہ اس تکلیف سے بچنے کیلئے اسے کاٹ دے تو ان تمام صورتوں میں اس پر کوئی حرج نہیں ہے"انتہی

" مجموع فتاوى ابن عثيمين " (161/25

والله اعلم.